تیرا میرا
عشق
از ماہ جیا
New Era Magazine
Magazine
www.neweramagazine.com

تیرا میرا عشق

از ماہ جیا

ماہ جیا نے یہ ناول(تیرا میرا عشق)صرف اور صرف نیوایرامیگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاہے۔اس ناول(تیرا میرا عشق)کے تمام جملہ وحقوق بمعہ مصنف کے نام صرف اور صرف نیوایرامیگزین (New Era Magazine)کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے،ڈائجسٹ،سوشل میڈیا،ویب سائٹ یاکوئی بھی فرد بمعہ مصنف کواس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ:نیوایرامیگزین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیرا میرا عشق

از ماہ جیا

قسط 3

عالم بٹ اور ان کی بیگم زرمین کے دو بچے تھے شاہ مصطفیٰ اور بیٹی ایمان اور اب وہ دوبارہ تخلیق کے عمل سے گزر رہی تھیں-عالم بٹ نے حاکم بٹ کی مدد سے گاڑی کا شوروم شروع کیا تھا جو خوب چل رہا تھا۔اب وہ کرایے کے گھر سے ایک شاندار اور خوبصورت گھر میں آ گئے تھے-

لیکن آج کل عالم بٹ کو اپنے گھر والوں کی جدائی کا ملال تھا لیکن امید تھی کے ایک دن ابّا جی انہیں معاف کر دیں گے لیکن انکی امید تب ٹوٹی جب صفیہ بیگم اچانک اس دنیا سے رخصت ہو گیئں اور ابّا جی نے عالم بٹ کو انکے جنازے کو کندھا بھی نا دینے دیا اس دن عالم بٹ پہلی بار زرمین سے شادی کر کے پچتائے اور پہلی بار زرمین سے بدگمان ہوئے اس کے بعد تو گویا عالم بٹ نے زرمین سے کبھی صحیح سے بات کی ہو۔ کبھی کبھی انکا ضمیر ملامت کرتا کہ زرمین کا کوئی

قصور نہیں اور لیکن جب اماں کا چہرہ سامنے آتا تو وہ زرمین پر بھڑک اٹھتے زرمین کو تو گویا چپ لگ گئی-

زرمین کو اللہ نے دو خوبصورت جڑواں بیٹیوں سے نوازا تھا جنہیں دیکھ کر زرمین پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی تو عالم بٹ نظریں چرا گئے-اس بار حاکم بٹ نازنین اور اپنی لاڈلی جیا کے ساتھ انہیں مبارک دینے آئے نازنین کو زرمین بہت پسند آئی تھی تب ان کے دل نے شدت سے دعا کی تھی کے کاش وہ بھی سب کے ساتھ رہتیں-

"بہت مبارک ہو بھابھی آپکو ماشاءاللہ آپکے چاروں بچے بہت پیارے ہیں" نازنین نے مسکرا کر زرمین سے کہا-

"خیر مبارک اور آپکو بھی بہت مبارک ہو آپکی بیٹی بھی بہت پیاری ہے" زرمین نے جیا کی طرف اشارہ کرتے ھوئے کہا جو دونوں ننھی گڑیوں کو بار بار چوم رہی تھی-

"ہاں بھئی تم بتاؤ کیا نام رکھنا ہے ان پریوں کا" حاکم بٹ نے عالم بٹ سے پوچھا-

"اس بار تم بتاؤ کیوں کے پہلے دونوں کا نام میں نے ابّا اور اپنی پسند کا رکھا ہے" عالم بٹ نے پیار سے جیا کو گود میں اٹھاتے ھوئے کہا۔

"ہمم مزنی اور منزہ کیسا ہے" حاکم بٹ سے پہلے نازنین نے پوچھا۔

"ہاں بہت اچھے نام ہیں ایک جیسے" زرمین نے تائید کی۔

"اگر آپ دونوں کو پسند ہے تو یہی ٹھیک ہے کیوں کے میرے ذہن میں کوئی نام نہیں آ رہا" حاکم بٹ نے بھی کہا۔

"تو ٹھیک ہے آج ان کا نام یہی ہو گا" عالم بٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

" چلیں بھائی چلتے ہیں ہم اب کافی ٹائم ہو گیا ہے" حاکم بٹ نے بھائی سے کہا۔

" یار بیٹھو گھنٹے تک شاہ اور ایمان بھی آنے والے ہیں" عالم بٹ نے انہیں بتایا شاہ اور ایمان اسکول گئے ہوئے تھے انہیں فل وقت معلوم نہیں تھا کے ان کی دو ننھی سی بہنیں آئی ہیں۔

"نہیں بھائی ابھی ضروری کام ہے پھر ان شاءاللہ ملاقات ہو گی" حاکم بٹ نے بھائی کو بتایا۔

"چلو ٹھیک ہے لیکن دوبارہ تم اور نازنین ضرور آنا اور میری پیاری گڑیا کو لازمی لے کر آنا" عالم بٹ نے جیا کو پیار کرتے ہوئے کہا انکو اپنے بھائی کی ننھی سی ڈھائی سالہ گڑیا سے بہت پیار تھا۔

"جی ضرور" حاکم بٹ نے ننھی جیا کو گود میں اٹھاتے ہوئے مسکرا کر کہا اور نازنین کو دیکھا جو زرمین کو الوداعی کلمات کہہ رہی تھیں۔

سال گزر گیا پر عالم بٹ کا رویہ زرمین کے ساتھ روکھا پھیکا ہی تھا اور زرمین صبر کے گھونٹ پیتی رہتیں۔ اسی دوران شاہ سات سال ایمان چھ سال اور مزنی منزہ سال کی ہو گئی تھیں۔ شاہ بچپن سے کم گو، حساس اور بلا کا ذہین تھا دوسرے بچوں کی نسبت ہر بات بلکل سہی سمجھتا اور سنتا تھا۔ اسکے ابو جو اسکی امی کے ساتھ کرتے وہ بخوبی جانتا تھا بلکے اپنی امی کو دلاسے بھی دیتا تھا پر جتنا وہ اپنی امی کے قریب ہوتا گیا اتنا ہی اپنے ابو سے دور ہوتا گیا تھا۔

New Era Magazine www.neweramagazine.com

آج صفیہ بیگم کی برسی تھی اور عالم بٹ اداس تھے ان کی آنکھیں بار بار بھیگ رہی تھیں کے وہ کتنے بد نصیب تھے کے اپنی اماں کا آخری دیدار بھی نہ کر پائے وہ اپنے خیالوں میں گم تھے جب زرمین انہیں بلانے آئی پر انہیں روتا دیکھ کر ٹھٹک گئی۔

"عالم آپ...." زرمین بولنے ہی لگی تھی کے عالم بٹ نے انہیں زخمی نظروں سے دیکھا۔

"آج میں بھی اپنے گھر والوں کے ساتھ ہوتا اگر میں نے" عالم بٹ نے شکایتی نظروں سے زرمین کو دیکھتے ہوئے بات ادھوری چھوڑ دی۔

"عالم آپ کب تک ایسے رہیں گے میرا کیا قصور تھا میں بھی تو سب کچھ چھوڑ کر آئی تھی" زرمین نے سسکتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہی غلطی کی تھی ہم دونوں نے جو شاید نہیں کرنی چاہیے تھی" عالم بٹ نے اونچی آواز میں کہا اور روتی ہوئی زرمین کو سسکتا چھوڑ کر ہال سے نکل کر باہر چلے گئے۔

"امی کیا ہوا آپکو" ہمیشہ کے حساس شاہ مصطفیٰ نے اپنی ماں کو روتے دیکھ کر پوچھا۔

www.neweramagazine.com

"کچھ بھی نہیں میری جان مجھے کیا ہونا ہے" زرمین سے گہری نیلی آنکھوں سے اپنی سیاہ آنکھیں چرائیں تھیں۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا امی" مصطفیٰ نے اپنے ننھے ہاتھوں سے امی کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا اور زرمین حیرانگی سے اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھیں جو تھا تو چھوٹا لیکن ہر بات سمجھتا تھا۔

"میری جان کچھ بھی نہیں بس ویسے ہی" زرمین نے ایک سالہ منزہ جو سو رہی تھی کو صوفے پر لٹایا اور مصطفیٰ کو گلے سے لگا لیا وہ اسکو کیا بتاتی کہ اسکے ابو دن بدن اس کی امی سے بدگمان اور دور ہوتے جا رہے تھے اور وہ صبر کے علاوہ کچھ بھی کر نہیں پا رہی تھیں اور وہ ننھی جان اپنی امی کے ہچکولے لیتے جسم کو محسوس کر رہا تھا۔

حاکم بٹ آج کافی عرصے بعد نازنین اور چار سالہ جیا کے ساتھ عالم بٹ کے گھر آئے تھے۔

"اور سناؤ گھر میں سب کیسے ہیں ابّا جی کیسے ہیں" عالم بٹ نے حاکم سے پوچھا۔

"ٹھیک ہیں ابّا جی اور باقی سب بھی تم سناؤ ایمان کہاں ہیں اور ہمارا دونا موں والا شاہ مصطفیٰ بٹ کدھر ہے" حاکم بٹ نے جواب دینے کے ساتھ ساتھ بچوں کا پوچھا-

"وہ بس آ ہی رہیں ہیں بھائی صاحب" عالم بٹ کی جگہ زرمین جو ناز نین سے بات کر رہی تھیں نے جواب دیا-

"اسلام علیکم!" آٹھ سالہ مصطفیٰ نے آکر سلام کیا جب کے سات سالہ ایمان امی کی گود میں چڑھ کر بیٹھ گئی تھی-

"وعلیکم السلام! میرے شیر کیا حال ہے" حاکم بٹ نے محبت سے اسکی پیشانی چومتے ہوئے پوچھا-

"میں ٹھیک ہوں" شاہ نے جواب دیا اور اپنی امی کو سوالیہ نظروں سے دیکھا-

"بیٹا جی میں آپکا بڑا چاچو ہوں یہ چچی اور یہ آپکی کزن اور میری بیٹی اجیہ ہے" حاکم بٹ نے شاہ کی سوالیہ نظروں کو دیکھتے ہوئے بتایا تو شاہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی کیوں کے اسے

New Era Magazine www.neweramagazine.com

اپنے چچااور انکی فیملی بہت اچھی لگی کیوں کے آج اسے اپنی امی انکی موجودگی میں مسکراتی دکھایی دے رہی تھیں-

"جی آپ کیسے ہیں چاچو" شاہ نے ان سے پوچھا-

"میں ٹھیک ہوں اور ایمان بیٹی کیسی ہے" شاہ کو جواب دیتے ہوئے انہوں نے ایمان سے پوچھا تو وہ شرما کر امی کے گلے لگ گئی-

"ہاہاہاہ میری ایمان ذرا شرمیلی ہے دیکھو ایمان بیٹا جاؤ یہ چھوٹی سی بہن کو ساتھ لے جاؤ اور کھلونے دکھاؤ" عالم بٹ نے حاکم بٹ کو جواب دینے کے بعد ایمان کو مخاطب کیا ایمان شرما رہی تھی جب جیا نے آکر اس کا ہاتھ پکڑا ایمان اور شاہ کو گہری سیاہ آنکھوں اور گھنگریالے براؤن بالوں والی گڑیا بہت پسند آئی اور وہ شاہ سمیت اسے اپنے کمرے میں لے گئی-

"آپ تانام تا ہے" ننھی جیا نے نیلی آنکھوں والے سے پوچھا-

"میرا نام مصطفی ہے" شاہ نے حیرانگی سے دیکھتے ہوئے اسے بتایا-

New Era Magazine
www.neweramagazine.com

"اوو متی اتا نام ہے" جیا نے اپنی توتلی زبان میں کہا جب کے ایمان مصطفیٰ کی جگہ متی سن کر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"متی نہیں مص طافا..... مصطفیٰ" شاہ نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا جو منہ بنا بنا کر اسکا نام صحیح لینے کی کوشش کر رہی تھی۔

"ہاں وہی موتاتا" جب جیا نے دوبارہ غلط نام بولا تو شاہ نے اپنا سر پیٹ لیا۔

"افففف موتاتا نہیں اچھا آپ شاہ بول لو مجھے" شاہ نے اسکی مشکل آسان کرتے ہوئے کہا۔

"تاہاہاں یہ تھیت ہے" جیا دوبارہ اسکا نام بگاڑتے ہوئے بولی اور ایمان کے ساتھ ہنس پڑی اور مصطفیٰ جو سنجیدہ سا اسے دیکھ رہا تھا اسے کھلکھلاتا دیکھ کر مسکرا دیا۔

"اچھا آپ کا نام کیا ہے" شاہ نے مسکراتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"میلا نام اجیہ ہے" جیا نے خوش ہو کر بتایا۔

"لیکن آپ تو پرنسیس لگتی ہو" شاہ نے اسے نیا نام دیا۔

"پل میلا نام اجیہ ہے" جیا نے منہ بنا کر کہا تو وہ مسکرا دیا۔

"ہاں پر میں تو پرنسیس ہی بلاؤں گا" شاہ کو وہ منہ بنا کر کہتی ہوئی واقعی ہی پرنسیس لگی تھی۔

"لیتن...." جیا نے کہنا چاہا۔

"میں پرنسیس ہی بولوں گا آپ بھی تو مجھے تاہا بول رہی ہو میں نے کچھ کہا" شاہ نے اسے بیچ میں ٹوکتے ہوئے اپنی بات کہی۔

"اووا تا تھیت ہے مودے پلینسس ای بلانا آت" جیا نے اسکی بات مانتے ھوئے کہا۔

ابھی وہ اور بھی کچھ بولتی لیکن اسکی چلتی زبان کو زرمین کی آمد نے روکا جو انہیں کھانے کے لیے بلانے آئی تھیں اور وہ تینوں زرمین کے ساتھ باہر چلے گئے۔جیا کو اپنی تائی اماں بہت پسند آئی تھیں......لمبا قد سفید رنگت، گہری سیاہ آنکھیں, سیاہ بال, پتلا ناک اور خوبصورت ہونٹ تھے۔

وہ ماضی میں کھوئی ہوئی تھیں جب مزنی اور منزہ کی آواز نے انہیں چونکا دیا انہیں ماضی میں کھوئے گھنٹوں گزر گئے تھے..... وہ سوچوں کو جھٹک کر آنسو صاف کرتیں ظہر کی نماز ادا کرنے کو اٹھ گئیں۔

وہ انتہائی سنجیدگی کے ساتھ فائل دیکھنے میں مگن تھا۔ وہ سفید سرخی مائل رنگت والا ذہانت سے بھرپور گہری نیلی آنکھیں فائل پر جمائے ہوئے تھا.... براؤن سلکی بال نفاست سے سجے تھے.... کھڑی مغرور ناک ہلکی سی ڈارھی جو اسے زیادہ خوبصورت بناتی تھی بھرے ہونٹ جن پر وہ مٹھی جمائے کام میں مصروف تھا۔

یہ اس کے خوبصورت آفس کا منظر تھا داخلی شیشے کا دروازہ جس میں دیکھنے والے کو تو اپنا آپ نظر آتا پر اندر سے وہ سارے سٹاف کو دیکھ سکتا تھا اندر قدم رکھتے ہی بائیں طرف صوفہ اور میز رکھا تھا دائیں جانب بڑی الماری جس میں ساری فائلز ترتیب سے رکھیں تھیں تھوڑا آگے تین سیڑھیاں تھیں جہاں اسکا آفس ٹیبل تھا جس پہ اسکا لیپ ٹاپ چند ضروری فائلز رکھی تھیں۔ میز کے دائیں طرف گیلری تھی اور بائیں طرف واش روم تھا کمرے کا رنگ سفید تھا جس پر گولڈن چمکیلا پرنٹ تھا۔

"کم ان" وہ فائل اسٹڈی کرنے میں مگن تھا جب دروازہ ناک ہوا۔

"سر مسٹر قریشی میٹنگ کے لیئے آچکے ہیں" اس کی سیکرٹری مس عاصمہ نے اسے انفارم کیا۔

"کینسل کردو میٹنگ بلکہ ڈیل ہی ختم کردو" اس نے اپنی کلائی پہ بندھی گھڑی دیکھتے ہوئے کہا اور دوبارہ فائل میں مگن ہو گیا۔

"جی بہتر سر" اگر کوئی اور ہوتا تو ضرور سوال کرتا پر مس عاصمہ کو یہاں کام کرتے ہوئے تین سال ہو گئے تھے اور وہ اتنا جانتی تھیں کے بنا ریزن کے سر ایسا کبھی نہ کرتے تھے اس لیئے مس عاصمہ نے بنا سوال کیے جواب دیا اور باہر چلی گئیں۔

ٹرن ٹرن ٹرن وہ اپنے کام میں مگن تھا جب اسکا فون بجا۔

"ہیلو! شاہ مصطفی اسپیکنگ" اس نے رعب دار آواز میں کہا۔

"ہیلو میں سر قریشی کا اسسٹنٹ بول رہا ہوں" فون کرنے والا بولا۔

www.neweramagazine.com

"جی کہیے میں کیا مدد کر سکتا ہوں" اس نے سوال پوچھا-

"سر میں اور مسٹر قریشی میٹنگ کے لیے آئے تھے پر آپکی سیکرٹری نے کہا کے آپ نے ڈیل کینسل کر دی" اسسٹنٹ نے گھبرائی آواز میں کہا-

"جی میٹنگ کتنے بجے تھی" اس نے دل جلا دینے والی مسکراہٹ سجا کر سوال کیا-

"جی سر 10:30 بجے کا ٹائم تھا" اسسٹنٹ جلدی سے بولا اسکو اسکی دماغی حالت پر شبہ ہوا کے اتنے بڑے بزنس ٹائیکون کو میٹنگ کی ٹائمنگ نہیں پتہ تھی-

"جی exactly لیکن آپ لوگ پورے ساڑھے چار منٹ لیٹ تھے تو جن لوگوں کو وقت کی قدر نہیں ان کے ساتھ میں اپنا وقت ضائع نہیں کرتا" اس نے دو ٹوک انداز میں کہا اور فون بند کر کے دوسری میٹنگ کے لیے چلا گیا-

---

Continue...

Next Episode will be posted 25th April on new era magazine

نوٹ

تیرا میرا عشق پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہوا گر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیوایرامیگزین)

New Era Magazine
www.neweramagazine.com